سید عارف نوشاہی

# المستخلص کا پاکستان میں قدیم ترین مخطوطہ

قدیم ترین اسلامی کتابیں، قرآنی علوم و مسائل یعنی اختلاف مصاحف، محکم و متشابہ، قرأت، بیان لغات الفاظ، وقف و ابتدا، ہجا، قطع و وصل، لام وغیرہ پر لکھی گئی ہیں۔

ابن ندیم (۲۹۷ - ۳۸۵ھ / ۹۱۰ - ۹۹۵ء) نے "الفہرست" میں فن دوم کے مقالہ اول میں قرآن مجید کی لفظی مشکلات کے حل پر مبنی (عربی) کتب کا ذکر تین عنوانات کے تحت کیا ہے:

۱- قرآن کے معانی، مشکلات اور مجاز کے موضوع سے متعلق تصنیفات (چوبیس کتابوں کا ذکر کیا ہے)

۲- غریب القرآن کے سلسلے کی تصنیفات (چودہ مصنفین کے نام درج کیے ہیں۔

۳- لغات قرآن کے بارے میں تصنیفات (چھ مصنفوں کا نام لیا ہے)[۱]

حاجی خلیفہ (۱۰۰۴ - ۱۰۶۷ھ / ۱۵۹۶ - ۱۶۵۷ء) نے "کشف الظنون" میں علی الترتیب "علم غریب الحدیث و القرآن" اور "علم مفردات القرآن" عنوانات کے تحت اسی موضوع پر مزید عربی کتب کا ذکر کیا ہے[۲]

اس وقت ہمارا موضوع فارسی زبان میں فرہنگ قرآن مجید ہے۔ پانچویں اور چھٹی صدی ہجری (گیارہویں اور بارھویں صدی عیسوی) میں اس قسم کی لغات کی تدوین چار نہج پر ہوئی ہے[۳]

۱- اقسام کلمات (اسم، فعل وغیرہ) کی ترتیب پر۔ اس سلسلے کی قدیم ترین کتاب "ترجمان قرآن" از ابوعبداللہ حسین بن احمد بن حسین زوزنی (م ۴۸۶ھ / ۱۰۹۳ء) ہے[۴]

۲- قرآن مجید کی صورتوں کی الٹی ترتیب پر۔ یعنی سورۃ الناس سے سورۃ بقرہ تک۔ یہ ترتیب کتاب

---

۱- ابن ندیم ؛ الفہرست، اردو ترجمہ محمد اسحاق بھٹی، ص ۸۴ - ۸۶، لاہور ۱۹۶۹

۲- حاجی خلیفہ، مصطفیٰ بن عبداللہ؛ کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون ۲ : ۲۰۳ - ۱۲۰۴ و ۱۷۷۳

۳- علی نقی منزوی ؛ فرہنگ نامہ ہای عربی بفارسی، ص ۱۶ - ۱۸، تہران ۱۹۵۹ء

۴- عمر رضا کحالہ ؛ معجم المولفین ۳ : ۳۰۹، دمشق ۱۹۵۷ء، فرہنگ نامہ ہا ... ؛ وہی صفحات

"تراجم الاعاجم" اور اس کی تقلید میں لکھی گئی دوسری کتابوں میں پائی جاتی ہے۔ [۵]

۳۔ قرآن مجید کی سورتوں کی سیدھی ترتیب پر۔ یعنی سورۂ فاتحہ اور بقرہ سے سورۂ ناس تک۔ یہ ترتیب ہمیں "المستخلص" (زیر بحث) اور "لسان التنزیل" (مشمولہ مقدمہ تراجم الاعاجم) میں ملتی ہے۔ [۶]

۴۔ حروف تہجی کی ترتیب پر۔ حبیش بن ابراہیم بن محمد تفلیسی (م تقریباً ۶۰۰ھ/۱۲۰۳ء) نے اپنی کتابیں "جوامع البیان" اور "وجوہ القرآن" اسی ترتیب کے مطابق لکھی ہیں۔ [۷]

## المستخلص

مولف کا نام حافظ الدین ابو الفضل محمد بن محمد بن نصر بخاری ہے۔ وہ ۶۱۵ھ/۱۲۱۸ء میں بخارا میں پیدا ہوئے اور ۶۹۳ھ/۱۲۹۴ء میں وہیں انتقال کیا۔ [۸]

کتب خانۂ آیا صوفیہ، استنبول کے نسخہ ۴۶۶۴۔ الف میں کتاب کا نام "جواہر القرآن" ہے۔ [۹] اسی نسخے کے اختتام پر ایک اجازت نامہ درج ہے، جس میں مجیز (اجازت دینے والے) نے کتاب کا نام "المستخلص" اور مصنف کا نام "حافظ الدین محمد بن محمد بن نصر البخاری" بتایا ہے۔ مجیز کا کہنا ہے کہ اس نے ذی قعدہ ۷۱۱ھ میں یہ کتاب (المستخلص) مولف کے سامنے پڑھ کر سنائی۔ اس مجیز کا نام "ابو المفاخر حسن بن محمد بن احمد الحسینی المدعو بہ شمس" اور مجاز (جسے اجازت دی گئی) کا نام "قطب الدین نصر اللہ بن الامیر معز الدین عبد الخالق بن الشیخ اختیار الدین الاوحدی جدہ" ہے۔ [۱۰]

جیسا کہ ہم اوپر لکھ آئے ہیں المستخلص میں الفاظ اور ان کی لغت قرآن مجید کی سورتوں کی سیدھی ترتیب

---

۵ ان کتابوں کی تفصیل کے لیے دیکھیے: فرہنگ نامہ ہا ... ص ۶۱-۶۴

۶ فرہنگ نامہ ہا، ص ۱۵۲-۱۵۴

۷ فرہنگ نامہ ہا، ص ۶۵-۸۱ — معجم المولفین ۳: ۱۸۹

۸ C. A. Story: Persian Litrature, S.No. 52a London. 1953.

۹ ایضاً

۱۰ فرہنگ نامہ ہا: ص ۱۵۲۔ اس اجازت نامے سے توسٹوری کی دی گئی تاریخوں کے برعکس یہ ظاہر ہوتا ہے کہ المستخلص کا مصنف ۷۱۱ھ میں زندہ تھا۔

کے مطابق سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ سے سورۃ الناس تک درج ہوئی ہے۔ مصنف نے الفاظ کی تشریح عربی صرف و نحو اور ادبی فوائد و نکات کے مطابق کی ہے۔

آغاز

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی علی الخصوص علی محمد عبدہ و رسولہ المصطفی - العوذ والعیاذ : پناہ گرفتن بکسی یا بجائی یا بچیزی - اقسام اسم و فعل ثلاثی شش است: سالم و مضاعف و مثال و اجوف و ناقص و مہموز، باللہ : بخدائی حروفی کہ اسم را جر کنند ہندہ اند[11]

سورۂ فاتحہ : الحمد : ستودن و سپاس و ستایش بمعنی اول و دوا مصدر[12]

سورۂ بقرہ : الم : و باقی حروف بجا در اول سورہا تاویل وی بر دو گونہ است دیکی عام و یکی خاص[13]

سورۂ بنی اسرائیل : الجوس والجوس - در سرای گشتن برای غارت[14]

سورۂ ناس (انجام کتاب)

ست آیات - قولہ ملک الناس آلہ الناس عطف بیان لرب الناس لان آلہ الناس خاص فجعل غایہ . . . الموسوس ضربان جنی والنسی متعوذ باللہ ونعتصم بہ ونتوکل علیہ فانہ کافی من توکل علیہ وھو حسبنا و نعم الوکیل وصلی اللہ علی رسولہ محمد و آلہ[15]

## المستخلص کے مخطوطات

المستخلص کے تاحال مندرجہ ذیل مخطوطات معلوم ہیں - جن کا ہم بہ لحاظ قدامت ذکر کر رہے ہیں۔

۱۔ استنبول (ترکی)، ایا صوفیہ، مخطوطہ نمبر ۴۶۶۳ - الف - خط تعلیق میں لکھے گئے، اس مخطوطے کی تاریخ کتابت ۷۵۷ھ / (۱۳۵۶ء) ہے۔ چھوٹی تقطیع میں یہ نسخہ "شرح بائیہ ذوالرمۃ" کے مخطوطہ

---

[11] فرہنگ نامہ ہا، ص ۱۵۳
[12] المستخلص، نسخہ گنج بخش، ص ۱
[13] ایضاً، ص ۳
[14] ایضاً، ص ۱۳۱
[15] ایضاً، ص ۲۰۱ - ۲۰۲

مورخہ ۷۷۲ھ کے ساتھ ایک جلد میں ہے[۱۶]

۲۔ ایا صوفیہ، مخطوطہ نمبر ۴۶۶۲۔الف۔ تاریخ کتابت ۷۷۲ھ/ (۷۱-۱۳۷۰ء) ہے۔[۱۷]

۳۔ قم (ایران)۔ کتاب خانہ سید شہاب الدین تبریزی۔ یہ نسخہ احمد بن عبدالرحمان نے ربیع الثانی ۹۲۶ھ/ (۱۵۲۰ء) میں کتابت کیا ہے۔[۱۸]

۴۔ مشہد (ایران)۔ کتاب خانہ عبداللہ کشاورزی۔ خط نسخ میں اسے مخطوطے کے کاتب کا نام اور سالِ کتابت کھرچ دیا گیا ہے۔ تاہم خط گیارھویں صدی ہجری/ سولھویں۔سترھویں صدی عیسوی کا معلوم ہوتا ہے۔ نسخے کے آخر میں ملکیت کی ایک پرانی یادداشت میں سنہ ۱۱۲۳ھ مرقوم ہے۔ یہ نسخہ سورۂ محمد سے سورۃ الناس تک ہے۔ عنوانات سرخ ہیں اور حاشیے پر وضاحتیں موجود ہیں۔ تعداد صفحات ۲۱۸ ہے۔ ہر صفحے کی پندرہ سطور ہیں۔ تقطیع ۱۳۰ × ۲۰ ہے۔[۱۹]

۵۔ آیا صوفیہ، مخطوطہ نمبر ۴۸۳۷۔ الف۔ تاریخ کتابت نہیں ہے[۲۰]

۶۔ استنبول، فاتح، مخطوطہ نمبر ۶۴۵۔ الف۔ تاریخ ندارد[۲۱]

## کتاب خانہ گنج بخش کا نسخہ

پاکستان میں "المستخلص" کا قدیم ترین مخطوطہ (اور اگر نسخہ ایا صوفیہ ۴۶۶۲ کی تاریخ ۱۸ شوال ۷۱۰ھ محلِ نظر ہو)

---

[۱۶] فرہنگ نامہ ہا۔ ص ۱۵۴۔ جناب علی نقی منزوی نے اسی نسخہ سے استفادہ کیا ہے۔ مگر اس کا جو ترقیمہ نقل کیا ہے وہ تاریخ کتابت ۷۵۷ھ سے متناقض ہے۔ ترقیمہ کے الفاظ یہ ہیں: "وقد حصل الفراغ عن مشقه یوم الدبعاء الثامن عشر عن شوال سنة عشر و سبعمائة" یعنی ۱۸ شوال ۷۱۰ھ۔ معلوم نہیں جناب منزوی نے اس تاریخ پر کیوں توجہ نہیں دی۔ کیا یہ تاریخ اس نسخے کی تاریخ کتابت ہو سکتی ہے جس سے نسخہ مکتوبہ ۷۵۷ھ نقل ہوا؟ یا کوئی سہو کتابت ہے؟

[۱۷] اس تاریخ کا ذکر صرف منزوی کے ہاں ملتا ہے۔ جناب علی نقی منزوی نے اس نسخے کے بارے میں یہ لکھا ہے:
"در مجموعہ ای می باشد و برگ ہای ۱-۴-۱۰ را گرفتہ است۔ آخر ناقص، خط نستعلیق، سدہ ہشتم" فرہنگ نامہ ہا، ص ۱۵۴

[۱۸] احمد منزوی، فہرست نسخہ ہای خطی فارسی ۳ : ۲۰۲۶، تہران ۱۳۵۰ شمسی

[۱۹] فرہنگ نامہ ہا۔ ص ۱۵۴

[۲۰] ستوری کی کتاب کا فارسی ترجمہ، ذیل عدد مسلسل ۱۷۲، زیر طبع در تہران

[۲۱] ایضاً

جس پر ہم نے اپنے حاشیہ ۱۹ میں روشنی ڈالی ہے، تو المستخلص کے دنیا میں موجود معلوم نسخوں میں سب سے پرانا) کتاب خانۂ گنج بخش، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان۔ راولپنڈی میں پایا جاتا ہے، جس کے کوائف درج ذیل ہیں:

مخطوطہ نمبر ۲۰۰۷۔ بخط نسخ قدیم (اکثر مقامات پر منقوط حروف پر بھی نقاط نہیں ہیں اور پ کو ب اور گ کو ک کی صورت میں لکھا گیا ہے)۔ کاتب، علی بن محمد بن محمد بن عمر سمرقندی نے یوم ترویہ (۸ ذی الحجہ) ۷۲۲ھ کو محب العلما محمد بن حمید الدین شاشی کے لیے کتابت کیا۔

رقیمہ

"قد اتفق الفراغ من کتابة هذه النسخة الشريفة الميمونة ضحوة يوم التروية عام اثنى وعشرين وسبع مائة۔ على يد العبد الضعيف النحيف العاصي الراجي رحمة ربه الاعلى علي بن محمد بن محمد بن عمر السمرقندي محتدا والاترار مولده غفر الله له ولجميع المومنين والمومنات بفضله ورحمته تذكرة للشاب الاكرم الانجب حافظ كلام الله رب العالمين علاء الدين ابن المجلس الاغر محب العلما محمد بن حميد الدين الشاشي اصلح الله حاله وانجح آماله ووقاه كبه النار يوم يدق الشاد يرحم الله عبدا قال آمنا"[۲۲]

زیر نظر مخطوطے کا پہلا ورق ضائع ہو چکا ہے اور موجودہ ابتدائی چار اوراق کے کچھ حصے بھی تلف ہو چکے ہیں۔ ورق دوم پر بسملہ کی فرہنگ جاری ہے۔ اس کے بعد اسی ورق پر سورۂ فاتحہ کی فرہنگ شروع ہو جاتی ہے۔

سورتوں کے نام سرخ روشنائی سے تحریر ہوئے ہیں اور عربی الفاظ خط کشیدہ ہیں۔ تعداد اوراق ۱۰۲، ۱۱ سطر اور تقطیع ۱۸ × ۱۵ سنٹی میٹر ہے[۲۳]

---

[۲۲] المستخلص، نسخۂ گنج بخش، ص ۲۰۲

[۲۳] محمد حسین تسبیحی، فہرست نسخہ ہای خطی کتاب خانۂ گنج بخش ۳: ۵۷۳، اسلام آباد۔ ۱۹۷۷ء میں المستخلص کا یہ نسخہ بعنوان "ناشناختہ۔ در لغات قرآن" اور احمد منزوی: فہرست نسخہ ہای خطی کتاب خانۂ گنج بخش ۳: ۱۰۲۳، اسلام آباد

المستخلص کے نسخہ کے بعد اسی جلد میں ۱۴۱ اوراق پر مشتمل اعرابِ قرآن پر ایک عربی رسالہ موجود ہے، جس کا کاتب حسین بن حسن الصفتانی (کذا) اور تاریخِ کتابت ۷۲۷ھ (سبع و عشرین و سبع مائۃ) ہے[۲۴]۔ المستخلص اپنے موضوع اور قدامت تالیف کے لحاظ سے قابلِ اشاعت ہے اور اس کا منقح متن تیار کرنے کے لیے نسخۂ گنج بخش سے استفادہ ناگزیر ہے۔

---

۱۹۸۰ء میں بعنوان "ترجمان القرآن" درج ہوا ہے۔ جناب احمد منزوی نے اسے "ترجمان القرآن" از میر سید شریف گرگانی (م ۸۱۶ھ/۱۴۱۳م) کی تحریرِ اصیل" قرار دیا ہے۔ اسی طرح جناب ایرج افشار نے زیر بحث نسخۂ گنج بخش کو اپنی کتاب "بیاض سفر" ص ۲۰۷ مطبوعہ تہران پر بعنوان "ترجمان القرآن - مجہول المولف" کے نام سے یاد کیا ہے۔ مذکورہ تمام اندراجات اس لحاظ سے صحیح نہیں ہیں کہ وہ اسے "المستخلص" سے الگ کوئی دوسری کتاب قرار دیتے ہیں۔

[۲۴] ایرج افشار نے اس نسخے کی تاریخ کتابت "خمس و عشرین و ستع مائۃ" پڑھ کر ۶۲۵ھ درج کی ہے جو درست نہیں ہے۔ بیاض سفر، ص ۲۰۷۔

---

# سید جمال الدین افغانیؒ : حیات و افکار

از شاہد حسین رزاقی

سید جمال الدین افغانی کا شمار ان چند نادرۂ روزگار افراد میں ہوتا ہے جو مشرق و مغرب کے ذہنی افکار کے رمز شناس تھے اور جنھوں نے دنیائے اسلام کے مسلمانوں میں ملی بیداری، سیاسی شعور اور قومی آزادی کا جذبہ پیدا کرنے کے لیے از حد جدوجہد کی۔ افغانی کے بارے میں یہ کہنا چاہیے کہ وہ اپنی مسلسل مساعی کی بنا پر عالمِ اسلام کی نشاۃِ جدیدہ کے صحیح معنوں میں معمار تھے۔ ان کا زمانہ مغربی استعمار کے عروج اور اسلامی دنیا کے زوال کا زمانہ تھا اور اس کا انھیں انتہائی قلق تھا، جو انھیں کہیں چین نہیں لینے دیتا تھا۔

اس کتاب میں ان کی سعی و کوشش اور تگ و تاز کی تفصیلات خاص ترتیب اور عمدہ انداز سے بیان کی گئی ہیں۔

صفحات ۸ + ۲۰۸      قیمت ۲۵ روپیے

[illegible]